جملہ حقوق بحق منیجر البرہان محفوظ ہیں

وَنُرِيدُ أَن نَّمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ

الصراط السوی
فی
احوال المہدی

مصنفہ
جناب فضائل و فواضل مآب مولانا مولوی سید محمد سبطین السرسوی اعلی اللہ مقامہ

ناشر منیجر البرہان بکڈپو ۳۵- ہنٹر روڈ- کرشن نگر- لاہور

ملنے کا پتہ
امامیہ کتب خانہ
اندرون موچی دروازہ - لاہور ۸

پیشوائے خلق:

پس نوع انسان بالفطرۃ ہمیشہ وجود معلم یعنی صاحب علم موہبتی لدنی و صاحب وحی و الہام کو مقتضی ہے۔
اور یہ خدا کا کام ہے۔ اور خدا کا کلام اس کا مؤید و مصدق و مبیّن و مفسر ہے۔ چنانچہ بہت سی آیات کلام الٰہی حق کی
شاہد ہیں۔ اور پھر عالم فطرت میں اوّل وجود معلم ہی ہے۔ اور قبل متعلمین و نوع بشر حضرت آدمؑ ابوالبشر معلم نوع بشر
خلق کئے گئے۔ اور علم موہبتی دے کر ان سے پہلے عالم میں بھیجے گئے۔ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا حضرت آدمؑ کو خدا نے
تمام اسماء سکھائے۔ چنانچہ صحف آدمؑ و تاریخ دیانت شاہد ہے۔ کہ حضرت آدمؑ تمام زبانیں جانتے اور بولتے تھے۔
اور ہر ایک شے کا نام جانتے تھے۔ خواہ اس وقت موجود تھیں یا نہ تھیں بلکہ جو چیزیں اب ایجاد ہوئی ہیں۔ اور ان کے
نام رکھے جاتے ہیں۔ ان کے اسماء بھی جانتے تھے۔ اور کوئی زمانہ ایسے عالم معلم الٰہی سے خالی نہیں رہا اور تعلیمات
تمامًا از روئے اصول انبیاء علیہم السلام پر منتہی ہوئی ہیں۔ اور اوّل مدرس علوم حضرت ادریسؑ ہیں۔ جنہوں نے علوم کا
درس ابتداءً شروع کیا۔ وجود معلم نوع بشر بالفطرت ہر زمانے میں ضروری ہے۔ اور اس سے انکار کرنا قانون فطرت سے
اعراض اور تعلیم فطری سے انکار ہے۔ اور جب یہ ثابت ہے۔ کہ ایسا معلم صاحب علم موہبتی صاحب وحی و الہام
ہے۔ تو یہ تعلیم انبیاء و ائمہ ہی میں منحصر ہوئی۔ کیونکہ یہی صاحب وحی و الہام ہیں۔ چنانچہ خدا انبیاء کے حق میں فرماتا
ہے۔ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ''اور نہیں مبعوث برسالت کئے ہم نے
تجھ سے پہلے مگر ایسے ہی وہی لوگ جن کو ہم وحی کرتے ہیں'' اور ائمہ کے حق میں فرماتا ہے۔ وَجَعَلْنٰهُمْ
اَئِمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَاَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ وَكَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ
''اور ہم نے ان کو امام بنایا ہے۔ وہ ہمارے امر سے ہدایت کرتے ہیں۔ اور ہم نے ان کو فعل خیرات اقامہ صلوٰۃ
و ایتاء زکوٰۃ کی وحی کی ہے اور وہ ہماری ہی عبادت کرتے تھے'' وحی شرط نبوت و امامت ہے۔ اور موحیٰ الیہ
یا نبی ہوتا ہے یا امام ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا بحکم فطرت عالم فعل خدا و قول خدا وجود نبی یا امام ہر زمانے میں ضروری ہے
اور اس زمانے میں چونکہ بحکم خدا و نصوص الٰہی نبی ختم ہو چکے ہیں۔ لہٰذا امامت باقی۔ پس وجود معلم حقیقی و صاحب
علم لدنی موہبتی امام خلق و پیشوائے برحق ثابت و مبرہن و محقق ہے۔ اور اس سے انکار، انکار
آیات کتاب وجودی و قول الٰہی اور افترا بر خدا ہے۔ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَّبَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اور اس کے خلاف
حکم کرنا خلاف بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ و خلاف بِمَا قَطَعَ عَلَیْهِ اللّٰهُ ہے۔ وَمَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْكٰفِرُوْنَ۔ جو خلاف حکم خدا حکم کرے وہی کافر ہے۔ پس وجود امامؑ اس وقت میں ضروری و واجب
ہے۔ اور یہی مطلوب ہے۔

بعبارت اُخریٰ۔ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بعض ہزاروں بلکہ لاکھوں عقلاء و علماء اجماع و شوریٰ سے اور

لا وحی بعدی کا جواب۔ کہ اب بھی یعنی حضورؐ کے بعد بھی ائمہ پر وحی آتی ہے